بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ۔ أَمَّا بَعْدُ:

073: باب 35-ریاکاری ایک مذموم عمل ہے۔

[آیت(الکھف:110)،(مسلم:2985)،(مسند احمد:30/3)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃاللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کے درس میں ایک نئے باب کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں"باب ما جاء في الرياء"ریاکاری کے متعلق شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے یہ باب باندھا ہے۔آج کے درس میں ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ ریاکاری کیا ہوتی ہے،ریاکاری کی کتنی قسمیں ہیں،ریاکاری کی کتنی صورتیں ہیں اور ریاکاری کتنا خطرناک عمل ہے۔

ریاکاری کی تعریف،ریاکاری کیا ہوتی ہے؟کوئی جانتا ہے ما هو الرياء؟عربی میں بتائیں جو بھی آپ کو آتا ہے۔یعنی بھائی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ لوگوں کے سامنے ایسا عمل کیا جائے جس کی دل سے مخالفت ہو،یا جو کرنا کچھ چاہتا ہے دل میں کچھ اور ہو۔

کوئی اور الفاظوں میں آسان الفاظوں میں؟دکھاوے کے لیے کوئی عبادت کی جائے۔ریا کی تعریف آسان تعریف جو ہے"هو فعل الخير لإرادة الغير"چار لفظ ہیں"فعل الخير لإرادة الغير"(کوئی خیر کا عمل کیا جائے غیر کے ارادے کے لیے(یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لیے))۔خیر عمل،اس خیر عمل میں نیت میں کسی اور کو شامل کر دینا۔

اچھا عمل خیر ہے اس کا کیا مطلب ہوا؟عبادت ہے،اور خیر تو ہے ناں یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے شرک نہیں ہے شر ہے خیر نہیں ہے یاد رکھیں۔یعنی عبادت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے تو خیر ہے لیکن جب ارادہ غیر کے لیے ہو گیا تو اب اس کی صورت تبدیل ہو گئی ہے کہ شرک اکبر نہیں ہے شرک اصغر ہے ریاکاری یعنی جیسے حکم سے معلوم ہو گا۔

تو تعریف کیا ہے؟"هو فعل الخير لإرادة الغير"۔اس کی قسمیں دو ہیں"الرياء والسمعة"۔(۱)"الرياء"۔(۲)"السمعة"۔

"الرياء"رؤية سے لیا گیا ہے۔رؤية کہتے ہیں دیکھنے کو۔تو دکھاوے کے لیے کوئی خیر کا عمل کیا جائے،لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی خیر کا عمل کیا جائے اسے کہتے ہیں ریاء۔اور لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی خیر کا عمل کیا جائے اسے کہتے ہیں السمعة،اور السمعة جو

ہے لفظ سمع سے لیا گیا سنانے کے لیے۔اس کی دلیل کوئی جانتا ہے؟ کہ یا تو دکھاوے کے لیے ہوتی ہے ریاکاری یا سنانے کے لیے ہوتی ہے؟ لفظ ریاکاری استعمال ہوتا ہے کیونکہ وہی زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قیامت کے دن جن کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنایا جائے گا تین لوگ ہیں:

1۔قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا، پڑھنے اور پڑھانے والا۔آپ سوچ سکتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھنے والا جہنم کا ایندھن بنتا ہے سب سے پہلے! ابھی ظالم، فاسق، بدکار، قاتل سب کھڑے ہیں حساب کے انتظار میں اور یہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا، قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے والا جو اس دنیا کا بہترین انسان سمجھا جاتا تھا (دنیا میں) ''خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ'' (تم میں سب سے زیادہ بہترین وہ انسان ہے وہ شخص ہے جو قرآن مجید کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے)۔اب اُس کا کیا حال ہے؟ وہ جہنم کا ایندھن بن رہا ہے۔سب سے پہلے جہنم کی آگ کس سے سلگائی جائے گی؟ قاریٔ القرآن۔وجہ کیا ہے؟ کیونکہ اُس نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھا اور پڑھایا صرف اس لیے کہ لوگ کہیں یہ قاری ہے اس کی آواز اچھی ہے، لوگ اس کی تعریف کریں اور لوگوں نے اس کی تعریف کی۔اس کا مقصد دنیا میں ہی پورا ہو گیا اب اس کو کیا چاہیے آخرت میں! دیکھیں کتنی خطرناک بات ہے ''خذوه إلى النار'' لے گئے جہنم کی طرف۔

2۔دوسرا وہ سخی، صدقات اور خیرات دینے والا جس نے زندگی ساری اپنے مال سے غریبوں کی مدد کی، صلہ رحمی کی رشتے کو جوڑے رکھا، حقوق کی ادائیگی صرف نہیں بلکہ اس سے زیادہ صدقات اور خیرات میں بھی سب سے آگے تھا لیکن اس نے یہ سب اس لیے کیا تا کہ لوگ کہیں کہ یہ سخی ہے اور لوگوں نے کہا۔اس کا مقصد زندگی میں ہی پورا ہو گیا کہ نہیں اب اس کو آخرت میں کیا چاہیے! جہنم کا ایندھن بنے گا یہ شخص۔

3۔تیسرا وہ شخص جس نے زندگی میں جہاد کیا اپنی گردن کٹوالی یہ کہتے ہوئے کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کر رہا ہوں اللہ کے لیے جہاد کر رہا ہوں، اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اسے قربان کر دیا لیکن کس لیے؟ نیت کیا تھی؟ تا کہ لوگ کہیں کہ یہ شخص بہادر ہے (میں بہادر ہوں) لوگوں نے کہا۔اس کا مقصد دنیا میں ہی پورا ہو گیا اب تمہیں آخرت میں کیا چاہیے؟! لے جاؤ جہنم میں۔تو جہنم کی آگ کے ایندھن کی ابتداء کس چیز سے ہو گی؟ ان تین لوگوں سے ہو گی۔تو اس میں دو قسم کے لوگ ہیں کہ کسی نے کچھ دکھایا ہے، کسی نے کچھ سنایا ہے۔تو ابتداء کہاں سے ہوئی؟ سنانے والے سے ہوئی اور پھر دکھانے والے۔

حکم کیا ہے؟ پہلے صورتیں بیان کرتے ہیں تو حکم بھی پتہ چل جائے گا۔

تین صورتیں ہیں ریاکاری کی:

1۔ کہ اس کا عمل ابتداءًہی غیر اللہ کے لیے ہو، عمل (عبادت) ابتداءًہی غیر اللہ کے لیے ہو۔

یہ منافقین کا حال ہے جنھوں نے اسلام قبول زبان سے کیا اور دل میں ان کی نیت یہ تھی کہ ہم کیوں اسلام قبول کر رہے ہیں ؟تاکہ لوگ کہیں کہ مسلمان ہے ان کے شر سے محفوظ ہو جائیں، ان کی پکڑ سے محفوظ ہو جائیں اور ان میں فتنہ پیدا کر دیں ان میں تفرقہ پیدا کر دیں جیسا کہ منافقین کا کام رہا ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدنی زندگی میں۔

اُن کا سردار کون تھا؟ عبداللہ بن اُبَی بن سلول۔ زبان سے کلمہ پڑھ لیا نماز بھی پڑھتا تھا کہ نہیں پڑھتا تھا؟ نماز پڑھتا تھا، روزہ رکھتا تھا، زکوۃ دیتا تھا، حج کرتا تھا لیکن کس لیے؟ لوگوں کے لیے، ابتداءًاس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی عبادت نہیں کی۔ یہ نفاق اکبر ہے یہ کفر اکبر ہے۔ اس کا حکم کیا ہے۔ نفاق اکبر، کفر اکبر دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے لیکن منافق کیونکہ نفاق چھپی ہوئی چیز ہے دل کا عمل ہے ہم اس کے ظاہر کو دیکھ کر خاموشی اختیار کریں گے اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

2۔ دوسری قسم دوسری صورت ریاکاری کی کہ کوئی شخص عمل تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہے ابتداءً لیکن اس کا ارداہ ہے نماز پڑھنے سے پہلے مثال کے طور پر کہ لوگ کہیں یہ اچھا نمازی ہے۔

نماز کس کے لیے پڑھ رہا ہے ؟ اللہ کے لیے۔ اس کی نیت کیا ہے ارادہ کیا ہے؟ لوگ کہیں کہ یہ اچھا نمازی ہے۔ یہ ریاکاری ہے یہ شرک اصغر ہے۔

3۔ تیسری صورت کہ عمل کی ابتداء تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے اور اس کا ارادہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے نماز پڑھنا شروع کی نماز کے دوران دوسری رکعت میں اسے محسوس ہوا کہ کوئی شخص اسے (ساتھ والا) دیکھ رہا ہے تو اس نے اپنی نماز کو تھوڑا سا بہتر کر دیا رکوع تھوڑا لمبا کر دیا، سجدہ تھوڑا لمبا کر دیا، اپنی کمر کو سیدھا کر دیا۔ اس عمل میں جتنی اس کی نیت اچھی تھی اتنا اس کو اجر ملے گا جتنی اس نے ریاکاری کی اتنا اس کا عمل ضائع ہو جائے گا لیکن پوری عبادت ضائع نہیں ہو گی۔

اس کی دلیل کیا ہے دلیل ابھی آئے گی آگے حدیث میں ہے ایک آیت اور دو حدیثیں ہیں ان شاءاللہ آج کے درس میں اسے میں مکمل کروں گا ان شاءاللہ۔

یہ تھیں ریاکاری کی صورتیں عمل کی کتنی صورتیں ہیں؟ عمل کی دو صورتیں ہیں:

1۔ ایک خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے ریاکاری کے بغیر۔

2۔ دوسرا وہ عمل جس میں ریاکاری شامل ہوتی ہے اور دوسرے کی تین صورتیں ہیں یہ:

پہلی صورت ہے مومنین کی وہ جب کوئی عمل کرتے ہیں صرف خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے ہیں۔اس لیے عمل صالح کی کیا شرطیں ہیں سب سے پہلی شرط کیا ہے؟"الإخلاص لله تعالى"۔اور اخلاص میں دو چیزیں ہیں، اخلاص کی ضد دو چیزیں ہیں:

(۱) شرک اکبر۔(۲) شرک اصغر۔

شرک اکبر کیا ہے؟ کہ کوئی بھی عمل ابتداءً غیر اللہ کے لیے کیا جائے۔ صدقات اور خیرات دیتے ہیں غوث کے نام پر پیر کے نام پر، قربانی کرنی پیر کے نام پر، نذر و نیاز اور منتیں مانتی ہیں بزرگ کے نام پر مزار کے اوپر جاکر، طواف کرنا ہے قبر کا۔ یہ سارا کیا ہے؟ یہ شرک اکبر ہے اور یہ اعمال سارے اخلاص کے منافی ہیں۔

دوسری ضد اخلاص کی کیا ہے؟ ریاکاری جو شرک اصغر ہے کیونکہ اس نے عمل تو اللہ تعالیٰ کے لیے کیا ہے لیکن اخلاص میں ملاوٹ کر دی ہے تو اس کا یہ عمل بھی اسی وجہ سے کم پڑ گیا اور اتنی کمی ہوئی کہ وہ شرک اصغر ہو گیا۔اور ریاکاری جو ہے جیسے میں آگے بیان کروں گا کہ شرک اصغر ہے، اصغر کا مطلب یہ نہیں کہ چھوٹا سا ہے ننھا منا سا، ہر گز نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ فتنۃ المسیح الدجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اس لیے چھوٹا سا سن کر بعض لوگ کہتے ہیں "چھوٹا ہے" چھوٹا بڑے کے سامنے چھوٹا ہے اکبر کے سامنے اصغر ہے ورنہ اس کے لیے تو شرک کا نام ہی کافی ہے۔

شرک کا خطرہ کیا ہے؟ ابھی میں نے کہا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک المسیح الدجال کے فتنے سے بھی زیادہ بڑھ کر ہے تمہارے لیے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور فرمائیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "الشِّرْكُ الْخَفِيُّ" (چھپا ہوا شرک)۔اس کی پھر مثال دی "أن يقُومُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي" (ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے تو نماز پڑھتا ہے) "فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ، لِمَا يَرَى" (بس وہ اپنی نماز کو خوبصورت بنا دیتا ہے دیکھنے والے کے لیے) "مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ" (جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی شخص اسے دیکھ رہا ہے)۔احمد نے روایت کیا ہے صحیح سند کے ساتھ۔

"أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟قَالُوا:بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ،قَالَ:الشِّرْكُ الْخَفِيُّ" الشرک الخفی کیا ہے؟ "الریاء" چھپا ہوا شرک۔

اور خطرہ؟! یہ تھوڑا خطرہ ہے کہ قیامت کے دن میدان محشر میں سب سے پہلے ایندھن ریاکار بنے گا (جہنم کا ایندھن)! اور معاشرے کے وہ لوگ جو سب سے اچھے سمجھے جاتے تھے دنیا میں حقیقتاً اچھے نہیں تھے! اس لیے جب کوئی بات کی جاتی ہے ناں ظاہراً اور حقیقتاً تو سمجھیں کہ ظاہراً جو ہمیں نظر آتا ہے اور حقیقتاً وہ جو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو انہوں نے اندر چھپایا ہوا ہے، اور اگر وہ

ظاہر زبان پر کبھی آجائے تو ہم بھی اس کو کہتے ہیں کہ یہ بندہ ایسا ہی ہے اور اگر اس کا ظاہر نہ ہو کسی بھی ذریعے سے ہم اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہتا ہے۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "باب ما جاء في الرياء،وقول الله تعالى" (اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان) ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾(الکھف:110)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ الکھف کی آخری آیت میں ﴿قُلْ﴾ (ان کو کہہ دیجیے اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) ﴿اِنَّمَآ﴾ (صرف اور صرف) ﴿اَنَا﴾ (میں) ﴿بَشَرٌ﴾ (بشر ہوں) ﴿مِّثْلُكُمْ﴾ (تمہاری طرح)۔ میں ایک ایک لفظ کا ترجمہ اس لیے کر رہا ہوں کہ ایک ایک لفظ میں ایک ایک پیغام ہے۔ ﴿قُلْ﴾ (ان کو کہہ دیجیے) ﴿اِنَّمَآ﴾ (صرف اور صرف (حصر کے لیے)) ﴿اَنَا﴾ (میں (کوئی اور نہیں میں)) ﴿بَشَرٌ﴾ (بشر ہوں) ﴿مِّثْلُكُمْ﴾ (تمہاری طرح) ﴿يُوْحٰٓى اِلَيَّ﴾ (میرے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے) ﴿اَنَّمَآ﴾ (بے شک) ﴿اِلٰـهُكُمْ﴾ (تمہارا الٰہ تمہارا معبود) ﴿اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ (صرف ایک ہی ہے) ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ﴾ (بس جو یہ امید رکھتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنے ربّ سے ملاقات کرنی ہے) ﴿فَلْيَعْمَلْ﴾ (پس اسے چاہیے کہ وہ عمل کرے)۔ کوئی بھی عمل کرے؟! ﴿فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾ (کہ وہ اچھا عمل کرے) ﴿وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ (اور وہ اپنے ربّ کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ ٹھہرائے (کسی دوسری ذات کو شریک نہ ٹھہرائے))۔

اتنے عظیم الفاظ ہیں اس عظیم آیت کے ہر جمعہ میں مسنون ہے سنت ہے کہ آپ سورۃ الکھف کی تلاوت کریں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکھف کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے ایسا نور پیدا کرتا ہے جو اگلے ہفتے تک اس کے چہرے پر چمکتا رہتا ہے)۔ یعنی اس شخص کا کردار اتنا اچھا ہو جائے گا، اس کی زبان پر نور ہو گا جب وہ بات کرے گا تو اچھی بات کرے گا، اس کی آنکھوں میں نور ہو گا جب وہ دیکھے گا تو اچھی طرف دیکھے گا، اس کے کانوں میں نور ہو گا جب وہ سنے گا تو اچھا سنے گا، اس کے ہاتھوں میں نور ہو گا جب وہ کچھ پکڑے گا تو اچھا پکڑے گا ظلم نہیں کرے گا، اور اس نور کا اثر پاؤں پر بھی ہو گا جب وہ چلے گا تو اچھی جگہ کی طرف ہی چلے گا۔ ارے زندگی بدل جاتی ہے سورۃ الکھف پڑھنے سے جمعہ کے دن ! کتنی دیر لگتی ہے؟ بیس منٹ لگتے ہیں۔ آج جمعہ کا دن ہے ہم میں سے کتنے ہیں جو پڑھ چکے ہیں؟ الحمد للہ اگر کوئی پڑھ چکا ہے تو اچھی بات ہے اور جس نے نہیں پڑھی تو ابھی وقت ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس عظیم سورۃ کا خاتمہ ایک عظیم آیت سے کیا ہے اور بہت سارے لوگ سورۃ الکھف جمعہ کے دن پڑھتے ہیں لیکن ان عظیم پیغامات سے غافل ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں، کس چیز سے بنے ہیں۔

بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں، اللہ تعالیٰ کے نور میں سے نور ہیں۔ بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوری بشر ہیں (نور بھی ہیں اور بشر بھی ہیں)۔اور اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے سلف صالحین کا یہ عقیدہ ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں نور نہیں ہیں نور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت میں ہے، نور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل میں ہے، نور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام میں ہے جو وہ لے کر آئے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ قرآن مجید نور ہے کہ نہیں ؟ نور ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری کی ساری تعلیمات نور ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذات خود بشر ہیں۔

دلیل کیا ہے بشر تو کہہ رہے ہیں آپ دلیل کیا ہے اب ؟ یہ آیت کریمہ ہے منہ توڑ جواب ہے ہر اس شخص کا جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نور میں سے نور ہیں۔ منہ توڑ جواب ہے واقعی ! آیئے دیکھتے ہیں۔

اب سائل یہ سوال کر رہا ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کیا ہے نور ہیں یا بشر ہیں ؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ الکھف کی آخری آیت میں آیت نمبر 110 میں ﴿قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ یہاں تک رُک جائیں۔ ﴿قُلۡ﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہی ان کو کہہ دیجیے)۔ جواب کون دے رہا ہے ؟ دے تو اللہ تعالیٰ رہا ہے قرآن مجید میں ناں۔ جب معاملہ کس کے متعلق ہے ؟ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے ناں تو پھر جواب بھی آپ کی زبانی ہونا چاہیے۔ انصاف ہے کہ نہیں ؟ انصاف ہے۔ میرے بھائی قرآن مجید کے الفاظ عقل کو حیران کر دیتے ہیں عاجز کر دیتے ہیں، معجزے ہیں ایک ایک لفظ میں معجزہ ہے۔

اگر یہ آیت اس طریقے سے ہوتی ﴿اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ﴾ صحیح تھا غلط تھا ؟ صحیح تھا، لیکن ﴿قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ﴾ دل کو ہلا دینے والے الفاظ ہیں کہ آپ کہہ دیجیے ان کو جن کو شک ہے کہ آپ بشر نہیں ہیں۔

﴿قُلۡ اِنَّمَاۤ﴾ عربی زبان میں اِنما کا مطلب ہے صرف اور صرف اس کے سوا کچھ نہیں ہے، صیغۃ الحصر ہے جو عربی زبان جانتے ہیں وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ جو عربی زبان سے غافل ہیں عجمی جو بعد میں فتنے لے کر آئے ہیں بدعتیں لے کر آئے ہیں ان کو کہاں سمجھ آنا تھا اگرچہ ان کے پاس پی ایچ ڈی ہے عربی زبان میں یاد رکھیں ! عربی گرامر میں ان کے پاس پی ایچ ڈی ہے بعض لوگ شیخ

الاسلام کے لقب سے نوازے گئے ہیں، شیخ الاسلام! اور شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں اللہ تعالیٰ کے نور میں سے! اِنا للہ واِنا الیہ راجعون۔ یہ پتہ نہیں کون سا اسلام ہے جس کا شیخ ایسا ہے جو یہ نہیں سمجھ سکتا ہے کہ عربی زبان میں اِنما کا مطلب کیا ہوتا ہے پھر اپنی مارتے ہیں وہ!

اب شیخ الاسلام کا لقب کیوں دیا گیا؟ بولنے کے لیے تیز ہیں شیر ہیں بولنے کے لیے، آپ بٹھا دیں چھ چھ گھنٹے بات کرتے رہیں گے اِدھر کی اُدھر کی مارتے رہیں گے کہ بس اپنی بات کو سچا ثابت کرنا ہے کچھ بھی ہو جائے۔ آپ یہ کہیں گے ناں کہ یہ سورج ہے وہ اپنی باتوں سے تمہیں ثابت کر کے دے گا کہ یہ چاند ہے، تمہیں اٹھنے نہیں دے گا اپنی مجلس سے جب تک تم کہو گے نہیں کہ بھئی مجھے چھوڑ دو یہ چاند ہی ہے یہ سورج نہیں ہے میں اندھا ہوں یہ واقعی چاند ہے، نہیں چھوڑے گا آپ کو۔

اللہ تعالیٰ واضح الفاظ میں فرما رہے ہیں ﴿قُلْ﴾ (ان کو کہہ دیجیے) ﴿اِنَّمَآ﴾ تمہارے ذہن میں جب اِنما آئے ناں تو سمجھ لو کوئی اور چیز نہیں ہے حصر کا مطلب یہ ہے اگر کوئی اور چیز ہے تو اس کے استثناء کی دلیل ہونی چاہیے یاد رکھیں یہ قاعدہ ہے۔ جب حصر ہو جاتا ہے تو حقیقتاً اُس حصر پر ہی، اسی محدود چیز پر ہی عمل کرنا ہوتا ہے اِلا یہ کہ کوئی دوسرا استثناء آ جائے اب اس حصر کو اس استثناء کے ساتھ بھی ملایا جاتا ہے۔ ﴿اِنَّمَآ اَنَا﴾ پھر یاد دہانی دے رہے ہیں کہ تمہارا ذہن کہیں اور نہ جائے بات میں خود کر رہا ہوں اپنے متعلق کر رہا ہوں ﴿اَنَا﴾ میں (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ بھئی ﴿اَنَا﴾ کی ضرورت ہے یہاں پر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرما رہے ہیں؟ دیکھیں تاکہ کوئی انسان کی سوچ بھی نہ بھاگے کہیں اِدھر اُدھر جائے نہیں ﴿اَنَا﴾ میں اپنے متعلق بات کر رہا ہوں ذرا کان کھول کر سننا (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿اَنَا﴾) ﴿بَشَرٌ﴾ بشر ہوں۔

"ہاں جی یہ تو ہم مانتے ہیں کہ بشر ہیں لیکن نوری بشر ہیں" بعض لوگ کہتے ہیں ناں تو جواب کیا ہے؟ ﴿مِّثْلُكُمْ﴾ (تمہاری طرح ہوں)۔ کیا تم نوری بشر ہو؟ کیا آپ نوری بشر ہیں، آپ نوری بشر ہیں، میں نوری بشر ہوں؟ ﴿مِّثْلُكُمْ﴾ کا مطلب کیا ہے عربی زبان میں مثل کسے کہتے ہیں؟ مثل (ہوبہو) جیسے آپ ہیں ویسا میں ہوں، مٹی سے آپ پیدا ہوئے ہیں مٹی سے میں پیدا ہوا ہوں، نطفے سے آپ پیدا ہوئے نطفے سے میں پیدا ہوا ہوں، ماں کے پیٹ کے اندر نو مہینے آپ نے گزارے ہیں نو مہینے ماں کے پیٹ کے اندر میں نے بھی گزارے ہیں، آپ کی ولادت ہوئی میری بھی ولادت ہوئی، آپ نے ماں کا دودھ پیا میں نے بھی ماں کا دودھ پیا، آپ اس دنیا میں کھاتے پیتے رہے میں بھی کھاتا پیتا رہا، آپ کو تکلیفیں ہوئیں مجھے بھی تکلیفیں ہوئیں، آپ کو موت آئی مجھے بھی موت آئی ﴿بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ یعنی مجھے بھی موت آئے گی جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعد میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ (الزمر:30)۔

اچھا اس کا مطلب یہ ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں؟ ہاں بشر تو ہیں۔ ہماری طرح بشر ہیں؟ ہماری طرح بشر ہیں۔ ہر طرح سے ہماری طرح بشر ہیں؟ نہیں، ہر طرح سے نہیں ہیں۔ کس طرح سے نہیں ہیں؟ آگے ہے ناں جواب، آگے جواب ہے ناں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿يُوْحٰى اِلَيَّ﴾ بشر تو ہوں میں تمہاری طرح لیکن ایک چیز میں تمہاری طرح نہیں ہوں ﴿يُوْحٰى اِلَيَّ﴾ مجھ پر وحی نازل کی جاتی ہے اور تم لوگوں پر نازل نہیں کی جاتی ہے۔

فرق ہوا کہ نہ ہوا؟ فرق کہاں پر ہے؟ وحی کے نزول میں فرق ہے ﴿يُوْحٰى اِلَيَّ﴾۔ یہ وہ نور ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتارا ہے ہاں اس نور کو ہم بھی مانتے ہیں ہمارا بھی عقیدہ ہے کہ وحی نور ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾(التوبہ:32) ہاں اس نور کو تو ہم بھی مانتے ہیں، ﴿يُوْحٰى اِلَيَّ﴾ نور ہے وحی نور ہے قرآن مجید نور ہے اللہ تعالیٰ کا کلام نور ہے اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری کی ساری زندگی نور ہے۔

﴿اَنَّمَآ﴾ آگے بھی ہے ﴿اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ جیسے میں بشر ہوں مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے بشر کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوں اور آپ عام لوگوں سے امتیاز مجھے وحی کی وجہ سے ہوا ہے تو تمہارا معبود بھی صرف ایک ہی معبود ہے یہ بھی مان لو۔

دیکھیں توحید کی دعوت اپنی جگہ پر ہے جب محمد رسول اللہ ہے تو اس سے پہلے کیا ہے؟ لا الہ الا اللہ۔ ﴿اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ کہ تمہارا دماغ کہیں اور نہ جائے تم جس کو معبود سمجھتے ہو وہ ایک ہی ذات ہے، جب تم نے یہ جان لیا کہ میں بشر ہوں تم یہ بھی جان لو کے اللہ تعالیٰ واحد معبود ہے۔

آپ جانتے ہیں یہ جواب کس کے لیے تھا؟ ابو جہل کے لیے تھا ابو لہب کے لیے تھا ان لوگوں کو شک تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں یا نہیں ہیں، ان لوگوں کو شک تھا کہ عبادت میں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا دیں تو وہ عبادت صحیح ہو گی یا غلط ہو گی پھر یہ شک یقین میں تبدیل ہو گیا۔ کیا یقین ہوا؟ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں اور عبادت میں ان کو یقین ہوا کے ہبل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا شرک نہیں ہے، مار کھا گئے اور اسی لیے مسلمان نہ ہوئے کفر پر مرے۔ یہ پیغام اس زمانے میں صرف ان کے لیے تھا اور آج کے زمانے میں یہ ہر مسلمان کے لیے ہے، تا قیامت ہر اُس انسان کے لیے جو قرآن مجید کی تلاوت کو سنتا ہے چاہے کافر ہو یا مومن ہو سب کے لیے ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ سمجھ لیا؟ سمجھ لیا۔

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ﴾(بس جو شخص اپنے ربّ ﴿يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ﴾ اپنے ربّ سے ملاقات کا امیدوار ہے)۔اب بات کس کی ہو گئی؟جو توحید ربوبیت کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے مالک ہے رازق ہے تدبیر کرنے والا ہے مشکل کشا حاجت روا ہے اگر تم اس ربّ سے ملاقات کے امیدوار ہو تو کیا کرنا چاہیے؟﴿فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾ تو پھر آپ کے جو عمل ہیں وہ صالح ہونے چاہیئں۔

تم نماز پڑھتے ہو ابو جہل نماز پڑھتا تھا ابو لہب نماز پڑھتا تھا، روزے رکھتے تھے اور زکوۃ خیرات صدقات دیتے تھے حج بھی کرتے تھے یہ عمل ہے لیکن ان کے عمل صالح نہیں تھے۔اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟﴿فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے امیدوار ہو جس کو تم نے ربّ سمجھا ہوا ہے تو پھر اس کی یہ بات مانو یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے عمل کرو لیکن عمل صالح کرو عام عمل اللہ تعالیٰ کے یہاں قابل قبول نہیں ﴿فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾۔

عمل صالح کیسے کریں؟﴿وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾(اور عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں)۔کسی کو بھی ﴿اَحَدًا﴾۔﴿لَا يُشْرِكْ﴾،﴿لَا﴾ کیا ہے؟نافیہ ہے۔﴿اَحَدًا﴾ کیا ہے؟نکرۃ ہے۔

"النكرة في سياق النفي تفيد العموم" عربی زبان سمجھنے والے جانتے ہیں۔اگر ایک جملے میں نفی آجائے لا یاما، یالم یالن کوئی بھی نفی ہو اور اسی جملے میں آپ کو نکرۃ مل جائے کوئی اسم نکرۃ ہے نکرۃ کی کیا پہچان ہے؟اوپر تنوین ہو گا، دو پیش، دو زبر یا دو زیر۔اس جملے کا معنیٰ کیا ہوتا ہے؟عموم یعنی سارے کے سارے جو ایسے ہیں جن کے متعلق بات ہو رہی ہے ان میں سے کوئی مستثنیٰ نہیں ہے، الا کہ کوئی استثناء کی دلیل آجائے۔

﴿وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی بھی ذات کو شریک نہ ٹھہرائے(کسی بھی ذات کو)۔ذرا آیت کا تناسب دیکھا ہے آغاز کس چیز سے ہوا؟حصر سے اور حصر تخصیص کے لیے ہوتا ہے۔اور انتہا کس چیز پر ہوئی؟عموم سے ہوا یہ تناسب دیکھیں، لیکن جن کی عقلیں ماری گئی ہیں جن کے دل پر شرک اور بدعات کی کالک چھا گئی ہے انہیں ان چیزوں پر تدبر کرنے سے کیا ملتا ہے سوائے ہٹ دھرمی کے سوائے ضلالت و گمراہی کے کیا ملتا ہے ﴿ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ﴾(النور:40) ان اندھیروں میں زندگی گزارتے ہیں!

میرے بھائی یہ جو الفاظ ہیں ان میں کچھ شک و شبہ باقی رہتا ہے؟کہیں سے کوئی کسی کے یہ بات ذہن میں آسکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر نہیں؟نور بعد کی بات ہے بشر نہیں ہیں کبھی کسی کے ذہن میں یہ آیت اللہ کا یہ فرمان سن کر یہ شک بھی ہو سکتا ہے، "شک "یقین عقیدہ دور کی بات ہے! بھئی کیسے مسلمان ہو تم قرآن مجید بھی پڑھتے ہو علم بھی حاصل کرتے ہو،

مدارس میں بھی بھرتی ہوتے ہو وہاں پر چھ چھ سال بھی گزارتے ہو، قرآن مجید کی تفسیر بھی پڑھتے ہو علماء کے قدموں تلے بیٹھ کر علم بھی حاصل کرتے ہو تمہیں یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کیا ہے؟! معنی کیا ہے اس آیت کریمہ کا اس لفظ کا معنی کیا ہے ان دو الفاظوں کا ﴿إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ﴾؟! کیا منہ دکھاؤ گے اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن کون سا علم حاصل کیا ہے؟! کہیں بات وہی تو نہیں ہے تاکہ لوگ کہیں عالم ہے اور قاری ہے! یاد رکھیں بات خطرناک ہے! تاکہ لوگ کہیں شیخ الاسلام ہے بات بہت بڑی خطرناک ہے! ورنہ بات یہاں پر بالکل واضح ہے۔

لمبی بات میں نے کر دی بات ریاکاری کی ہو رہی تھی کہاں میں بات کو لے گیا اس میں دلیل کہاں ہے ریاکاری کی شاہد کیا ہے؟ ﴿فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلٗا صَٰلِحٗا وَلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدَۢا﴾ عمل صالح وہ ہوتا ہے جس میں اخلاص ہوتا ہے۔ تو اخلاص کی دلیل کہاں پر ملتی ہے؟ اس آیت میں۔ اور اخلاص کے منافی کیا ہے میں نے کہا ہے؟ دونوں شرک ہیں اکبر بھی ہے اصغر بھی ہے۔ تو اس میں ریاکاری شامل ہے کہ نہیں؟ ریاکاری شامل ہے اور یہ اس کی دلیل ہے۔

اس عظیم آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت کا ثبوت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں نور نہیں ہیں۔

2۔ کلمہ شہادت کی دلیل اسی آیت میں موجود ہے۔ کلمہ شہادت کے دو حصے ہیں "أشهد ان لا اله الا الله وأشهد ان محمداً عبده ورسوله"۔

3۔ توحید کی قسموں میں سے دو قسم کا بیان یہاں پر موجود ہے کون سا ہے؟ توحید الالوھیۃ اور توحید الربوبیۃ۔ الوھیۃ کہاں پر ہے؟ ﴿إِلَٰهُكُمۡ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞ﴾۔ اور الربوبیۃ؟ ﴿يَرۡجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ﴾۔

4۔ عمل صالح کی دو شرطیں ہیں اخلاص اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

5۔ شرک کا معنی ہے غیر اللہ کی عبادت کرنا شرک کا معنی ہر گز بتوں کی عبادت نہیں ہے یاد رکھیں۔ شرک کا معنی صرف بتوں کی عبادت نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا غلط عقیدہ ہے شرک کا معنی ہے غیر اللہ کی عبادت کرنا اگرچہ معبود کتنی بڑی ذات کیوں نہ ہو نبی ہو، فرشتہ ہو، ولی ہو، پتھر ہو، درخت ہو، درند ہو پرند ہو، معبود کوئی بھی ذات ہو تو اس کی عبادت کرنے والا مشرک ٹھہراتا ہے۔

6۔ صیغۃ الحصر کی اہمیت کو جاننا۔

7۔ صیغۃ العموم کی اہمیت کو جاننا۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه مرفوعاً"(اور سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں)۔ مرفوعاً کا کیا مطلب ہے ؟یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمار ہے ہیں۔ یہاں پر یہ تو نہیں کہا صحابی نے"قال صلى الله عليه وآله وسلم"یا"سمعت صلى الله عليه وآله وسلم"؟ !مرفوعاً کا مطلب ہے قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دونوں برابر ہیں۔

اچھا اس کی ضد میں دوسرا کون سا لفظ ہوتا ہے مرفوع کے ؟موقوف، موقوف یعنی صحابی کا قول ہے"موقوف على الصحابي"۔

تیسرا کون سا ہے ؟مقطوع"المقطوع على غير الصحابي"یعنی کوئی تابعی ہے یا اس سے پہلے کوئی بھی شخص ہے کوئی عالم کا قول ہے ہے، میں کہتا ہوں کہ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے تو یہ مقطوع ہے شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ پر، یا امام الثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے تو امام الثوری رحمۃ اللہ علیہ پر مقطوع ہے یہ ان کا قول ہے۔

صحابی کا قول ہے تو ہم کہیں گے موقوف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تو ہم کہیں گے مرفوع۔ تو اس اعتبار سے خبریں تین قسم کی ہیں مرفوع ہیں سب سے اونچی، موقوف ہیں صحابی پر، مقطوع ہے صحابی کے علاوہ کسی اور پر۔

"مرفوعاً،أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ"مرفوعاً میں ابھی دوسری چیز بھی ہے یہ حدیث قدسی ہے حدیث قدسی میں کیا ہوتا ہے ؟ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالیٰ"حدیث قدسی ہے یعنی جب مرفوعاً کہہ دیا تو مختصر بات ہو گئی یعنی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الفاظ فرماتے ہیں، مرفوعاً یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پھر یہ کہاں پر ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے ؟مرفوع میں شامل ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اب جو بھی آئے گا وہی حدیث بن گئی ہے۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا فرمایا؟"أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ"(میں تمام شرکاء سے بڑھ کر شرک سے مستغنی ہوں)"مَنْ عَمِلَ عَمَلاً أَشْرَكَ مَعِي فِيهِ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ"(جو شخص اپنے عمل میں میرے ساتھ کسی غیر کو شریک ٹھہراتا ہے تو میں اُسے اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں)۔ اللہ اکبر، صحیح مسلم نے روایت کیا ہے صحیح مسلم کی روایت ہے حدیث نمبر 2985۔ اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث قدسی میں بیان کرتے ہیں اور حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس میں اللہ تعالیٰ کچھ فرماتے ہیں قرآن مجید کے علاوہ۔

حدیث قدسی اور قرآن مجید میں کیا فرق ہے ؟ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور حدیث قدسی بھی اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں فرق صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے اور حدیث قدسی کی تلاوت قرآن مجید میں نہیں کی جاتی ایک یہ فرق ہے۔

دوسرا فرق کوئی جانتا ہے؟ بعض علماء نے یوں کہا ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے معنی، لفظ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حدیث عام حدیث جو ہے یعنی لفظ اور معنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے۔

حدیث قدسی کیا ہے؟ کہ معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے ہیں قرآن مجید کے علاوہ۔ لیکن جو پہلی تعریف ہے وہ زیادہ بہتر ہے متعین ہے کہ حدیث قدسی جو ہے وہ اگرچہ دونوں درست ہیں لیکن دونوں میں سے جو زیادہ صحیح ہے بہتر ہے وہ یہ ہے کہ حدیث قدسی بھی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی بیان کیا ہے۔ قرآن مجید پھر کیا ہے وہ بھی تو یہی ہے کہ نہیں؟ لیکن فرق اتنا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے حدیث قدسی کی تلاوت نماز میں نہیں کی جاتی ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خبر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور صفۃ الغنی اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک عظیم صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی غنی (غنی کہتے ہیں جو کسی کا محتاج نہیں ہوتا) اللہ تعالیٰ ہماری عبادت کا محتاج نہیں ہے میرے بھائیو یاد رکھیں ہم عبادت کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، صدقات اور خیرات دیتے ہیں اپنے فائدے کے لیے اللہ تعالیٰ کو اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا اللہ تعالیٰ غنی ہے۔

ہم نماز پڑھتے ہیں تاکہ ہم سیدھے ہو جائیں راہ راست پر آجائیں صراط مستقیم پر چلنے والے بن جائیں، ہم روزہ رکھتے ہیں تاکہ ہماری صحت اچھی ہو جائے ہم اللہ تعالیٰ والے بن جائیں، ہم حج کرتے ہیں تاکہ ہمارا ربّ ہم پر راضی ہو جائے۔

ہم قربانی دیتے ہیں گوشت تو خود کھا لیتے ہیں کہ نہیں اللہ تعالیٰ کو کیا ملتا ہے؟ تقویٰ ملتا ہے اللہ تعالیٰ کو ﴿لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَـٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ﴾(الحج:37)۔ گوشت ہم خود کھاتے ہیں خون زمین پر بہہ جاتا ہے کیڑے مکوڑے کھا جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کیا ملتا ہے؟ آپ کا ایمان آپ کا تقویٰ ملتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ غنی ہے کسی کا بھی محتاج نہیں نہ ہماری عبادت کا محتاج ہے لیکن عبادت کرنے والے کو شرم آنی چاہیے جب اللہ تعالیٰ غنی ہے عظیم ہے تو عبادت میں ہم شرک نہ کریں کسی قسم کا شرک بھی بڑا ہو یا چھوٹا ہو اور چھوٹا بڑے کی ضد میں ہے چھوٹا ہے ورنہ وہ بھی اکبر الکبائر ہے سب سے بدترین گناہ ہے گناہوں میں سے۔

تو جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا کوئی بھی عمل کیا جسے وہ اچھا سمجھتا ہے نماز، روزہ، حج، زکوۃ کوئی بھی ہو لیکن حقیقتاً اچھا نہ رہا شرک کی وجہ سے تو جس نے بھی میرے ساتھ کسی کو بھی شریک کیا اپنے اس عمل میں نماز میرے لیے پڑھی اور ساتھ کسی اور کے لیے بھی پڑھی میں نے اسے اس کے شرک کے حوالے کر دیا چھوڑ دیا اس کو یعنی اس کی عبادت میرے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔

اس عظیم حدیث میں جو اہم پیغام ہے:

1۔اللہ تعالیٰ کی صفۃ الغنی کا ثبوت اللہ تعالیٰ غنی ہے"کما یلیق بجلالہ سبحانہ وتعالیٰ"جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی شایان شان ہے۔

2۔اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتے ہیں جو خالص ہوں اللہ تعالیٰ کے لیے۔

3۔جس عمل میں ریاکاری شامل ہو جائے وہ عمل باطل ہو جاتا ہے۔

4۔اللہ تعالیٰ کی صفۃ الکلام والقول کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ کلام بھی فرماتے ہیں۔یہ کہاں سے لیا؟ حدیث قدسی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

5۔ریاکاری کا خطرہ ہر عمل میں ہوتا ہے تو اس سے بچنا چاہیے میرے بھائیو،ریاکاری کا خطرہ ہر عمل میں ہوتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔خطرہ موجود ہے تو خطرے سے بچنا چاہیے کہ نہیں؟جب بیماری کوئی پھیلتی ہے تو آپ بچاؤ کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ اب بیماری کا انتظار کرتے ہیں کہ بیماری آئے گی تب اس کا علاج کروں گا یا بچاؤ پہلے کرتے ہیں؟ بچاؤ پہلے کرتے ہیں"الوقایة خیر من العلاج"۔تو عمل شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت درست کر لیں اخلاص کو سمجھیں اخلاص کیا ہوتا ہے تب شرک آپ کے قریب بھی نہیں آئے گا لیکن جب ہم عبادت صرف کریں گے عمل کریں گے کوئی بھی تو تب شرک بھی آئے گا اور ریاکاری بھی آئے گی،نعوذ باللہ۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ،مرفوعاً"(اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں مرفوعاً(یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)"أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟قَالُوا: بَلَى، قَالَ: الشِّرْكُ الْخَفِيُّ ،يَقُومَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ"۔رواہ احمد اس کی سند صحیح ہے البانی رحمہ اللہ نے حسن فرمایا ہے اور مسند احمد میں یہ روایت موجود ہے اور صحیح الجامع حدیث نمبر 2604 میں اور ابن ماجہ میں بھی یہ روایت موجود ہے حدیث نمبر 4204 میں۔

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں،قصہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے کچھ باتیں کر رہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آئے تو دریافت کیا تم کیا بات کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم فتنۃ المسیح الدجال کا ذکر کر رہے ہیں آپس میں کہ مسیح الدجال آئے گا یہ سب سے بڑا فتنہ ہے اس سے ڈرنا چاہیے،اس سے بچنے کی کیا طریقے ہیں،نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہمیں ہدایت دی ہے(دیکھیں سلف صالحین اولیاؤں کے سردار کا کیا حال ہوتا ہے جب بیٹھتے ہیں غیبت نہیں کرتے کسی کی منہ سے بُرے الفاظ نہیں نکلتے چغل خوری نہیں ہوتی،زندگی ساری علم میں گزری یا

تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کرتے ہیں یا اس علم کا آپس میں discussion کرتے ہیں)۔ بھئی آج ہم نے کیا سیکھا ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے بڑا گناہ کیا ہے سب سے بڑا فتنہ کیا ہے۔ ان کے نزدیک سب سے بڑا فتنہ کیا تھا؟ "المسیح الدجال" تو اس فتنے کے متعلق بات کر رہے تھے ایک دوسرے کو آگاہ کر رہے تھے ایک دوسرے کو منع کر رہے تھے روک رہے تھے کہ اس سے بچنا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان کی اس ہمت کو دیکھا تو فرمایا "أَلَا أُخْبِرُكُمْ" (کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں) "بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي" (کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا خوف مجھے تم پر ہے)۔ کس پر؟ رحمت للعالمین سید المرسلین ڈر رہے ہیں سادات الاولیاء پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ڈرتے ہیں۔ کس چیز پر ڈرتے ہیں کیا خوف ہے اور کس سے زیادہ خوف ہے؟ "هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ" (مسیح الدجال کے فتنے سے بھی بڑھ کر مجھے خوف ہے تم پر (صحابہ کرام پر)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور بتائیے ضرور ہمیں فرمایئے، بھئی ہم تو فتنے کی بات کر رہے تھے ہم سمجھ رہے تھے کہ سب سے بڑا فتنہ یہ ہے اس سے بڑا فتنہ کیا ہے!

دیکھیں یہ معلم کا ایک طریقہ ہوتا ہے تاکہ شوق پیدا ہو شاگرد کے دل کے اندر اس سے سوال کر کے آپ جو بات کہنا چاہتے ہیں سوالیہ انداز میں آپ اپنی بات اس کے دل میں بٹھا سکتے ہیں آسانی سے۔ کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک تمہارے اوپر زیادہ خطرناک ہے مسیح دجال کے فتنے سے؟ "بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ" (اے اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور فرمایئے)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "الشِّرْكُ الْخَفِيُّ" (چھپا ہوا شرک)۔

صحابہ شرک تو جانتے ہیں کہ کیا ہے لیکن الشرک الخفی پہلی دفعہ سن رہے ہیں یہ الشرک الخفی کیا ہوتا؟ اس سے پہلے کہ صحابہ کرام سوال کریں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعریف نہیں کرتے ایک صورت دیکھا دیتے ہیں جو عام صورت ہوتی ہے اس زمانے میں بھی، آج کے زمانے میں بھی اور ہر دور میں۔ کیا صورت ہے؟ یعنی اس زمانے میں بعض لوگ ایسا کرتے تھے منافقین ایسا کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر تھی اس کی یعنی صحابہ کرام اس سے الحمد للہ ایسے عمل سے دور تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطرہ تھا اس خطرے کی آگاہی کر رہے ہیں کہ تم ایسا عمل کبھی نہ کرنا۔

شرک خفی کیا ہے؟ "يَقُومَ الرَّجُلُ" (کہ کوئی شخص اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے) "فَيُصَلِّي" (بس نماز پڑھتا ہے) "فَيُزَيِّنُ" (اپنی نماز کو خوبصورت بنا دیتا ہے "فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ")۔ کیوں خوبصورت بناتا ہے اللہ کے لیے؟ نہیں۔ "لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ" (جب وہ دیکھتا ہے کہ لوگوں کی نگاہیں اس پر پڑ رہی ہیں اس کی وجہ سے اپنی نماز کو خوبصورت بنا دیتا ہے)۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہے:

1۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید المرسلین اس پوری دنیا میں سب سے بہترین معلم ہیں سب سے بہترین تعلیم دینے والے ہیں۔

2۔"اسلوب استجوابي" سوالیہ طریقہ تعلیم کا کہ سوال کر کے آپ جواب سنیں یا سوال کا خود جواب دیں یہ بہترین طریقہ ہے تعلیم کا اور اسلام نے اس طریقے کو اپنایا ہے۔

3۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت اور رحمت اور نرمی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر۔

4۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے عظیم انسان ہیں جنہوں نے صحبت اور دوستی کو نبھایا ہے۔

5۔ریاکاری کا خطرہ بہت سنگین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیاؤں کے سردار پر بھی ڈرتے ہیں کہ ان سے شرک نہ ہو جائے "الشِّرْكُ الْخَفِيُّ" یعنی ریاکاری نہ ہو جائے۔

6۔مسیح الدجال کے فتنے کا ثبوت اور مسیح الدجال کا فتنہ حق ہے اور یہ قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک روایت میں آیا ہے صحیح مسلم کی روایت میں صحیح حدیث میں کہ قیامت کی دس نشانیاں ہیں۔ کوئی جانتا ہے کون سی ہیں گن سکتا ہے؟ دس ہیں:

1۔"الدُّخَانُ" دھوئیں کا نکلنا۔

2۔" الدَّجَّالِ" اس حدیث میں آچکا ہے۔

3۔"الدَّابَّةَ"۔

4۔"طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا" سورج کا مغرب سے نکلنا۔

5۔"ثَلَاثَةَ خُسُوفٍ" (تین خسف)۔خسف زمین کو دھنس جانے کو کہتے ہیں، زمین دھنس جائے گی "خَسْفٍ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٍ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٍ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ"۔

6،7،8،9۔کتنے ہو گئے ٹوٹل؟ تین ہیں یہ ایک خسف ایک ہے ایک نشانی ہے تین خسف تین نشانیاں ہیں ٹوٹل آٹھ ہو گئیں باقی دو ہیں۔دو کون سی ہیں؟ یاجوج وماجوج اور ایک نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام۔

10۔ایک اور بھی ہے نو ہو گئیں دسویں کون سی ہے؟ آگ کا نکلنا۔عدن سے (یمن کے علاقے سے) آگ نکلے گی سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان محشر تک لے کر جائے گی۔

کتنی نشانیاں ہوئیں ؟ دس نشانیاں ہیں دجال اس میں سے ایک نشانی ہے اور میرے بھائیو یہ ہونے والا ہے قیامت بہت قریب ہے اور یہ بہت بُرے دن ہیں ! قیامت یعنی جب صور پھونکا جائے گا بدترین لوگوں پر پھونکا جائے گا، یہ وقت پہلے آئے گا ان دس نشانیوں کے بعد پھر چھانٹی ہو گی پھر دنیا میں مومن ختم ہو جائیں گے اور صرف بدکار رہ جائیں گے کافر رہ جائیں گے پھر قیامت آئے گی قیامت بدترین لوگوں پر آئے گی جیسا کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع، عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

﴿سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۞ وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۞ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾

وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِين

آپ کا سوال تھا کوئی، بھائی کا یہ سوال ہے کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اس نے نماز کا آغاز کیا ہوا ہے نماز وہ پڑھ رہا ہے اس میں اسے محسوس ہوا کہ ایک دوسرا شخص اس کے قریب آ کر بیٹھا ہے جس کی نماز درست نہیں ہے جو نماز میں غلطی کرتا ہے، مثال پھر دی کہ کوئی حنفی آکر بیٹھا ہے تو کیا اگر اس وقت میں نماز کو کچھ زیادہ بہتر اچھا کر دوں تاکہ وہ شخص سیکھ جائے مجھ سے تو یہ جائز ہے ؟

جواب: بھئی آپ اپنی نماز شروع سے اچھی پڑھیں آپ کو کسی نے کہا ہے کہ آپ کسی کو دیکھ کر اچھی کریں؟ تو شروع سے آپ اپنی نماز اچھی کیوں نہیں کرتے کیا کسی کو تعلیم دینے کے لیے اچھی کریں گے اپنی نماز؟ ! کیسے پڑھ رہا ہے اچھی کرے گا تو پڑھے گا ایسے ورنہ ایسے کیسے پڑھ رہا ہے ؟ !

آپ کی نماز میرے بھائی شروع سے اچھی ہونی چاہیے اگر کسی کو تعلیم دینا چاہتے ہیں تو تعلیم دینے کے اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ بتاؤ کیسے پڑھنی ہے نماز کے علاوہ، نماز کے اندر نماز کو آپ اچھے طریقے سے پڑھیں اگر آپ نماز کو تھوڑا سا بہتر کر دیتے ہیں کسی کے دیکھنے کی وجہ سے تو اس میں کہیں نہ کہیں پر کسی نہ کسی جگہ پر ریاکاری آ گئی شامل ہو گئی ہے اور اس میں سے وہ حصہ آپ کا نماز میں کم ہو گیا نماز کا ثواب اس میں کم ہو گیا۔

سوال: تکبر کرنے والا کبھی جنت میں داخل نہیں ہو گا، تکبر انسان کے دل میں آ ہی جاتا ہے ! ؟

جواب: نہیں، ایک ہوتا ہے شیطانی وسوسہ اور ایک ہوتا ہے تکبر۔ تکبر ایک بُری خصلت ہے بُری عادت ہے انسان کی زندگی میں اس کا اثر ہوتا ہے، جو بعض انسان سے غلطی ہوتی ہے توبہ کر لیتا ہے بس ٹھیک ہے توبہ کر لی ہے لیکن بات اس کی ہو رہی ہے وہ

متکبر جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل کے اندر رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہو جس نے زندگی ساری تکبر کیا ہے توبہ نہیں کی تکبر سے ورنہ تکبر سے گناہ معاف نہیں جاتے توبہ سے تو شرک بھی معاف ہو جاتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے تکبر سے توبہ نہیں کی اس کے دل میں تکبر باقی رہا ہے، ”ارے میں وہاں پر بیٹھ کر کیوں کھانا کھاؤں میں یہاں پر بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا“، ”میں کیوں اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہو جاؤں“، ”میں کیوں یہ کروں“۔ یہ جو تکبر باقی رہتا ہے انسان میں اگرچہ زبان سے نہیں کہتا بعض لوگ اپنے عمل سے تکبر کرتے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں۔

ریاکاری بہت بڑا خطرہ ہے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سادات اولیاء کو فرما رہے ہیں کہ بچ کر رہنا، بہت بڑا خطرہ ہے اگر صحابہ کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پاک زمانے میں آگاہ کرتے ہیں تو ہمیں من باب اولی آگاہ ہونا چاہیے اور اس خطرے سے بچنا چاہیے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (073.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio